سودی نظام کے حق میں حکومتی چارہ جوئی

شرم ناک، افسوس ناک، اور ملکی تاریخ کا سب سے بڑا المیہ

پاکستانی معیشت کی روز افزوں ابتری کی سب سے بڑی وجہ یقیناً سودی نظام ہے۔ اس ملک کی سب سے بڑی بدقسمتی یہ رہی ہے کہ مٹھی بھر سرمایہ داروں نے روزِ اوّل سے ملکی صنعت و تجارت میں اپنی اجارہ داریاں قائم کرلیں، اِن سے نجات کی کوئی صورت آج تک نہیں بن پڑی۔ ہماری معیشت، ایک ''یرغمال معیشت'' ہے، جسے ابن الوقت سیاست دانوں نے، سرمایہ دارانہ معیشت کے عالمی یہودی منصوبے کا کل پرزہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ معیشت و اخلاق سے ملکی سیاست تک، زندگی کا ہر شعبہ، مجنونانہ مفاد پرستی کی بھینٹ چڑھا ہوا ہے۔ قرآنی فیصلوں، شرعی ہدایات اور عدالتی احکامات سے روگردانی اور سرتابی کے نئے نئے راستے اپنائے جاتے رہے ہیں۔

سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بینچ کے تاریخی فیصلے کے خلاف، حالیہ حکومتی چارہ جوئی، تاویل بازی اور ڈھٹائی کا نہایت شرم ناک اور انتہائی افسوس ناک مظاہرہ ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت اپنے طور پر یہ طے کرچکی ہے کہ ملکی معیشت کو سودی بنیادوں پر ہی چلایا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ قانونی موشگافیوں اور مفروضہ زاویوں کا رونا رونے کے سوا، حکومت کسی بھی عملی اقدام پر آمادہ نہیں ہے۔ نام نہاد ''نظریہ ضرورت'' کے تحت، حرام کو حلال بنانے والے سب ''حلال خور'' اس وطن کی پچپن (۵۵) سالہ تاریخ کے سب سے بڑے مجرم ہیں۔ بدقسمتی سے موجودہ حکومت کے دور میں، ایسے تمام مجرمین کی قدر افزائی اور حوصلہ افزائی کے اسباب، ہمیشہ سے کہیں بڑھ کر مہیا ہورہے ہیں۔ یاد رکھیے! اگر عدالت عظمیٰ کے احکامات کو ''نظرِ ثانی'' کے مکر و حیلہ سے غیر مؤثر بنا کر، سودی معیشت سے نجات کا یہ تاریخی موقع کھو دیا گیا تو یہ ملکی تاریخ کا شاید سب سے بڑا المیہ ہوگا۔

دینی مدارس آرڈی نینس............رجسٹریشن کی آڑ میں نیشنلائزیشن:

دینی مدارس کی رجسٹریشن کا نیا حکومتی آرڈی نینس، موجودہ ملکی صورت حال میں ایک سراسر منفی پیش رفت ہے۔ نادان سرکاری مشیر، پابندی، بندش، جرمانے اور تعزیر و سزا کی زبان میں دینی حلقوں کو جو کچھ ''سمجھانا'' چاہتے ہیں، ملک کی دینی قیادت، پہلے سے اس کا بخوبی ادراک رکھتی ہے۔ حکومت کے مخصوص مدّتی، درآمدی ایجنڈے کی تکمیل کا اہم ترین مرحلہ، اس آرڈی نینس کے اجراء کے ساتھ ہی شروع ہو چکا ہے۔ ''مدرسہ ایجوکیشن بورڈ'' کی جبری بالادستی قائم کرنے کی کوششیں، حکومتی عزائم کی غمازی کرتی ہیں۔ حکومت، سراسر یک طرفہ اور من مانی کارروائیوں کے ذریعے سے اپنے لئے مشکلات پیدا کر رہی ہے۔ افسوس ناک بات یہ ہے کہ شرمناک حد تک مایوس کن کارکردگی دکھانے والے لاکھوں سرکاری تعلیمی اداروں کی اصلاح و ترقی کی فکر کرنے اور صیہونی و صلیبی مقاصد کی تکمیل کرنے والی این جی اوز کا تعاقب و احتساب کرنے کی بجائے، دینی مدارس کے نصاب و نظام تعلیم میں مداخلت کی جا رہی ہے۔ دینی اساتذہ و طلبہ کیلئے نام نہاد وظائف کی بھاری رقوم اور سرکاری زکوٰۃ فنڈ کی ''چمک'' دکھا کر ترغیب و تحریص کا ''دام ہمرنگِ زمیں'' بچھایا گیا ہے۔ اداروں کی رجسٹریشن، کوئی بری چیز نہیں لیکن اس کی آڑ میں ''نیشنلائزیشن'' کی راہ ہموار کی جا رہی ہو تو اس کی بھرپور مزاحمت کی جائے گی۔ نیا آرڈی نینس، حکومت کے ''نیک مقاصد'' اور ''نیک نیتی'' کے دعوؤں کی نفی کرتا ہے، البتہ یہ دینی اداروں کے لئے سرکاری تحویل و تسلط اور قبضہ و تصرف کے پرانے خواب کو سچ کر دکھانے کی ایک تازہ کوشش ضرور ہے۔

قادیانی ووٹروں پر اعتراضات:

گزشتہ ماہ ووٹر فارم میں حلف ختم نبوت کی بحالی کے بعد حکومت کی طرف سے باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری ہوا اور۔ اور دس روز کے اندر قادیانی ووٹروں پر اعتراضات دائر کرنے کی ہدایت کی گئی۔ دینی جماعتوں نے وقت کی قلت اور نظام کے پیچیدہ ہونے کے باوجود ممکن حد تک اس ذمہ داری کو چیلنج کے طور پر قبول کیا۔ اطلاعات کے مطابق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام، مجلس احرار اسلام، اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے رہنماؤں اور کارکنوں نے اپنی استطاعت کے مطابق ملک بھر میں ووٹر لسٹوں سے